صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 30 جولائی 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 30 جولائی 2016ء 25 شوال 1437 ہجری 30 وفا 1395 ھش جلد 66-101 نمبر 172

ارشادات عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مسلسل نہ پڑھنے سے قرآن بھولنے کا خطرہ: حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے بھی قرآن کریم سیکھا اور معلق صحیفہ کی طرح چھوڑ دیا یعنی نہ تو اس کی تلاوت کی طرف توجہ کی اور نہ اس کو دُہرایا تو قیامت کے دن قرآن کریم اس کے ساتھ چمٹ کر اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے گا۔ اے تمام جہانوں کے رب! بے شک تیرے اس بندے نے مجھے مہجور کی طرح چھوڑ دیا تھا۔ پس تو میرے اور اس کے مابین فیصلہ کردے۔ (جامع الاحکام القرآن للقرطبی جزء 13 صفحہ 27)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو آدمی قرآن کریم پڑھ کر بھلا دیتا ہے تو وہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے حضور اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کی صورت بگڑی ہوئی ہوگی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر، باب التشدید فیمن حفظ القرآن حدیث نمبر1260)

یاد رکھنے کے لئے نماز میں تلاوت کرو: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صاحب قرآن جب تک قرآن کریم کے ساتھ رات دن قیام کرتا رہے گا تو قرآن کریم اس کو یاد رہے گا لیکن اگر قرآن کریم کے ساتھ قیام نہ کرے تو قرآن کریم کو بھول جائے گا۔ (صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین، باب الامر بتعهد القرآن حدیث نمبر 1313)

مشقت سے پڑھنے کا ثواب: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تلاوت قرآن میں مہارت رکھنے والا رُتبہ کے لحاظ سے ان معزز حاملین قرآن کے ساتھ ہے جو لکھنے والے اور دور دور سفر کرنے والے اعلیٰ درجہ کے نیکوکار ہیں اور جو شخص اٹک اٹک کر قرآن کریم کی تلاوت کرتا اور تلاوت کرتے ہوئے مشقت اٹھاتا ہے تو ایسے شخص کے لئے دوگنا ثواب ہے۔ (مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل الماهر بالقرآن حدیث نمبر1329)

صحت تلفظ کے ساتھ تلاوت: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی عمدگی سے تلاوت کرو اور اچھی آوازوں سے مزین کرو۔ اس کو (صحیح) اعراب کے ساتھ (زیر زبر کا خیال رکھ کر) پڑھو کیونکہ قرآن کریم عربی زبان ہے اور اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ قرآن کریم کو عربی لہجہ میں پڑھا جائے۔

(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، باب ماجاء فی اعراب القرآن و تعلیمه و الحث علیه و ثواب من قرأ القرآن معربا جزء 1 صفحہ 23)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے ایک حصہ کو اعراب کے ساتھ پڑھنا ہمیں اس کے حروف حفظ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی باب ماجاء فی اعراب القرآن و تعلیمه جزء1 صفحہ 23)

دوسرے کی تصحیح کرو: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو قرآن کریم پڑھتے سنا۔ جب اس نے اعراب کی غلطی کی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی راہنمائی کرو۔

(مستدرک حاکم کتاب التفسیر ، تفسیر سورة حٰم السجدة جلد2 صفحہ 477 حدیث نمبر 3643)

بار بار یاد کیا

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک فقیہہ نے اپنے گھر میں کئی دفعہ سبق کو دہرایا تو اس کے گھر میں موجود بڑھیا نے کہا: خدا کی قسم! یہ سبق مجھے یاد ہو گیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے سناؤ تو اس نے سنا دیا۔ پھر کئی دن گزر گئے تو بڑھیا سے کہا کہ وہ سبق مجھے دوبارہ سناؤ تو اس نے کہا کہ مجھے یاد نہیں ہے فرمایا: میں نے اس لئے بار بار یاد کیا تھا تاکہ میں تیری طرح بھول نہ جاؤں۔

(فضائل حفظ قرآن، مؤلفہ امداد اللّٰہ انور، دارالمعارف ملتان صفحہ282)

40 نفلی روزوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 7۔اکتوبر 2011ء کو دعاؤں اور عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی تھی۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ 12 فروری 2016ء کے خطبہ جمعہ میں چالیس نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

”چند سال ہوئے میں نے بھی کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں اور جماعت میں ابھی تک بعض ایسے ہیں جو اس پر قائم ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔ کم از کم اب ہمیں چاہئے کہ چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔ یعنی چالیس ہفتوں تک خاص طور پر روزے رکھیں، دعائیں کریں، نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔ کیونکہ بعض جگہ جماعت کے جو حالات ہیں ان میں بہت زیادہ سختی اور شدت آتی جا رہی ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلّائیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے، آسمان سے ہمارے رب کی نصرت...... نازل ہوگی اور وہ روکیں اور مشکلیں جو ہمارے راستے میں ہیں وہ دُور ہو جائیں گی۔“

(روزنامہ الفضل 22 مارچ 2016ء)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 31 جولائی 2016ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا

”محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہ نما ہے“
کوئی ہمسر نہیں جس کا نہ ثانی
پتہ اس یار کا اس نے دیا ہے
ودیعت کر کے انعام محبت
محبت سے جو اپنی کھینچتا ہے
کوئی اس کو نہ جب تک آپ چھوڑے
کسی کو خود نہیں وہ چھوڑتا ہے
نہ کیوں سو جاں سے دل اس پر فدا ہو
کہ وہ محبوب ہی جان وفا ہے
وہ سچا اور سچے عہد والا
جو منہ سے کہہ چکا وہ کر رہا ہے
نبھا دی اس نے جس سے دوستی کی
پھرا ہے جب بھی بندہ ہی پھرا ہے
گنہگاروں پہ وہ پیاروں کی خاطر
کرم کیا کیا نہیں فرما رہا ہے
دُھلے جاتے ہیں دھبے دامنوں کے
برابر رحمتیں برسا رہا ہے
نہیں کچھ اس کے احسانوں کا بدلہ
کسی نے جان بھی دے دی تو کیا ہے
بڑا بدبخت ہے ظالم ہے بندہ
جو اس سے عہد کر کے توڑتا ہے
ذرا آگے بڑھے اور ہم نے دیکھا
وہ خود ملنے کو بڑھتا آ رہا ہے
محمدؐ کا خدا ہے پیار والا
محمدؐ کا جہاں میں بول بالا

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

خطبہ نکاح مورخہ 4۔اکتوبر 2014ء بمقام بیت الفضل لندن

بیان فرمودہ: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ یہ تمام رشتے جو آج قائم ہو رہے ہیں ان پر فضل فرمائے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنے والے بھی ہوں اور اپنے بچوں کی پرورش صحیح رنگ میں کرتے ہوئے ان کو بھی وفا اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلانے کی کوشش کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ نابغہ طاہر بنت مکرم منیر احمد طاہر صاحب کا ہے جو عزیزم کاشف احمد ظفر باجوہ (واقف نو) کارکن ایم ٹی اے کے ساتھ پانچ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جو واقفین نو ہیں بڑی محنت سے نہ صرف اپنے کام سرانجام دے رہے ہیں بلکہ علم بھی رکھتے ہیں اور اپنے علم کو صحیح استعمال کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو آئندہ بھی توفیق دیتا رہے کہ اپنے وقف کو ہمیشہ نبھانے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اس خاندان کا تعارف یہ ہے کہ نابغہ طاہر کے دادا مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی مرحوم قادیان کے درویش تھے اور یہ بچی بھی ایم ٹی اے میں خدمت کر رہی ہے اور کاشف، ڈاکٹر طارق باجوہ صاحب کے بیٹے ہیں۔ اس لحاظ سے سب جانتے ہیں۔ ان کی نانی سارہ رحمٰن صاحبہ بڑا لمبا عرصہ لجنہ یوکے کی خدمت کرتی رہیں، عہدیدار رہیں اور ان کے نانا بھی ابھی تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں رضاکارانہ طور پر خدمت کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ سمیرا جاوید بنت مکرم خالد احمد جاوید صاحب کا ہے جو عزیزم سعید الدین احمد (واقف نو) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ سمیرا جاوید مکرم شریف کھوکھر صاحب مرحوم سابق معلم وقف جدید کی نواسی ہیں اور سعید الدین، حنیف محمود صاحب جو واقف زندگی ہیں اور ربوہ میں ہمارے نائب ناظر اصلاح وارشاد ہیں، ان کے بیٹے ہیں۔ خود واقف نو ہے۔ بچے کے دادا کو بھی ریٹائرمنٹ کے بعد کافی لمبا عرصہ خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔ تحریک جدید میں انہوں نے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وفا کے ساتھ جماعت کی خدمت کرنے اور وقف نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عینہ خان (واقفہ نو) کا ہے جو مکرم نصیر احمد خان صاحب کی بیٹی ہیں اور یہ عزیزم محمد فواد ججہ (واقف نو) کے ساتھ جو مکرم محمد یوسف ججہ صاحب کے بیٹے ہیں، چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں واقف نو ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ یہ وقف نبھائیں۔ صرف یہ نہ ہو کہ واقف نو کا ایک ٹائٹل لگ گیا تو اسی پر خوش ہو جائیں۔ ان کو چاہئے کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر خدمت دین کے لئے پیش بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ کرن وسیم احمد بنت مکرم وسیم احمد صاحب یو ایس اے کا ہے جو عزیزم آصف محمود عارف (واقف نو) ابن مکرم عارف محمود بٹ صاحب فرانس کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل مرزا مجیب احمد صاحب ہیں۔ اسی طرح بچی کے خاندان میں ان کے پڑدادا رحمت اللہ جنجوعہ صاحب پارٹیشن کے دوران شہید ہو گئے تھے۔ اور آصف محمود بھی ایم ٹی اے کے ساتھ جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ صالحہ الیاس (واقفہ نو) کا ہے جو مکرم الیاس ڈار صاحب کی بیٹی ہیں اور جو عزیزم حسن منصور قریشی ابن مکرم محمد سہیل قریشی صاحب صدر جماعت ہیز کے ساتھ ساڑھے سات ہزار پاونڈ حق مہر پہ طے پایا ہے۔ عزیزم حسن منصور قریشی کی والدہ حضرت مسیح موعود کے (رفیق) حضرت علی بخش صاحب کی نسل میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عمارہ احمد بنت مکرم سہیل احمد صاحب کا ہے جو احمد دانیال عارف (واقف نو) ابن مکرم عارف محمود بٹ صاحب فرانس کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ بچی بھی حضرت مولوی عنایت اللہ صاحب (رفیق) کی نسل میں سے ہیں۔ ان کی پڑپوتی ہیں اور دانیال عارف بھی فرنچ ڈیسک میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب)

مکرم منیر احمد باجوہ صاحب

مکرم الحاج ڈاکٹر محمد عبدالہادی کیوسی صاحب کا ذکرِ خیر

مسیح پاک کے درخت وجود کی ایک سرسبز شاخ مکرم الحاج ڈاکٹر عبدا لہادی کیوسی صاحب، غیر مذہب، غیر زبان، غیر کلچر میں پل بڑھ کر پروان چڑھی۔ اس شجرہ طیبہ سے پیوند کاری کے طفیل نہ صرف سرسبز و شاداب ہو کر لہلہانے لگی بلکہ پھلوں سے لد پھند کر مالا مال ہوگئی۔ آپ 13 مئی 1919ء کو ٹریسٹ اٹلی کے ایک گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ اس ماحول میں کیتھولک عیسائی مذہب کا زور تھا۔ چھوٹی عمر میں والد کی وفات ہوگئی۔ نہایت کسمپرسی کے عالم میں جوں توں کر کے تعلیم حاصل کی۔ ریاضی میں پی۔ ایچ۔ ڈی کر کے اٹلی کی معروف جنرل انشورنس کمپنی میں ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ میونخ تقرری کے بعد فرینکفرٹ تبادلہ ہوا۔ بیوی، ایک بیٹے اور ایک بیٹی کے ہمراہ فرینکفرٹ میں فرائض منصبی ادا کرتے رہے۔ آپ کے بیوی بچے عیسائیت کی تعلیم میں ڈوبے ہوئے آخر تک اسی مسلک پر قائم رہے۔ آپ ایک دفعہ بیمار ہوئے کمزوری کی وجہ سے کچھ دن گھر پر ہی آرام کرنا پڑا۔ ایک روشن صبح کو بیٹے کے ساتھ چہل قدمی کرتے ہوئے احمدیہ بیت نور فرینکفرٹ کے پاس سے گزرے نگاہیں بیت کے میناروں پر پڑیں۔ سرسری نظارہ کرنے کے لئے کشاں کشاں صحن میں داخل ہوئے۔ مکرم مولانا محمود احمد چیمہ صاحب مربی جرمنی بھی اتفاق سے صحن میں موجود تھے۔ انہوں نے نہایت متبسم چہرے سے آپ کو خوش آمدید کہا۔ رسمی سلام و آداب کے بعد تعارف کروایا اور رخصت ہونے کی اجازت چاہی۔ مولانا موصوف نے خواہش ظاہر کی کہ گیسٹ بک پر اپنا پیغام، تاثرات وغیرہ تحریر فرماویں تو مہربانی ہوگی۔ آپ نے صرف اتنا لکھا کہ

آج مورخہ 21.6.1964 کو بیت الذکر دیکھی۔ دستخط ڈاکٹر اطالو کیوسی۔ پتہ

آپ کسی کی ترغیب یا دعوت پر یہاں نہیں آئے تھے بلکہ یہ جگمگاہٹ تھی اس ارشاد باری تعالیٰ کی جو حضرت مسیح موعود کی صداقت کے لئے جلوہ گر ہوئی تھی کہ تجھے وہ لوگ مدد دیں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔

بیت الذکر سے روابط بڑھتے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علمی صلاحیتوں سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ بلا کے ذہین و فہیم تھے۔ فطرت نیک تھی۔ علمی تحقیق و تجسس کا شوق تھا۔ اس لئے آپ نے پہلے مولانا محمود احمد چیمہ صاحب سے یسرنا القرآن کا ابتدائی درس لینا شروع کیا بعدہٗ مولانا فضل الٰہی انوری صاحب اور مولانا مسعود احمد جہلمی صاحب سے یہ درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ بہت جلد قرآن کریم کے کچھ حصے بھی حفظ کر لئے۔ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا تو یہ تعلیم دل میں اترتی چلی گئی اور دل میں خیال گزرا کہ اس تعلیم سے حقیقی شناسائی تب ہو سکتی ہے جب اس کا کسی زبان میں خود ترجمہ کر کے اس کے حرف حرف پر غور کیا جائے۔ اب انہوں نے ارادہ کیا کہ اس کا کسی ایسی زبان میں ترجمہ کیا جائے جس میں ابھی تک ترجمہ نہ ہوا ہو اور ایسا کام کریں جس میں دوسروں کا بھی فائدہ ہو۔ اس کے لئے انہوں نے اسپرانٹو Esperanto زبان کا انتخاب کیا اور دن رات ایک کر کے آپ نے نہایت معیاری ترجمہ مکمل کر لیا۔ بلاشبہ آپ کا یہ ایک عظیم شاہکار ہے جو رہتی دنیا تک آپ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعاؤں کا موجب بنا رہے گا۔ دنیا کے پریس نے اس ترجمہ کے معیاری ہونے پر بہت خراج تحسین پیش کیا۔

آپ عیسائیت میں رہتے ہوئے بھی طبعاً بے چینی اور بیقراری محسوس کرتے رہے۔ بسا اوقات نظام قدرت پر غور کرتے کرتے آپ کی راتوں کی نیندیں اچاٹ ہو جاتیں اور عیسائیت کی تعلیم کو دل قبول نہ کرتا۔ بیت الذکر کے ساتھ باقاعدگی سے رابطہ رکھا۔ احمدی احباب کو خوش فہمی میں یہ گمان ہونے لگتا کہ شاید آپ احمدی ہو چکے ہیں لیکن آپ کے اپنے مذہب پر راسخ العقیدہ ہونے کا یہ عالم تھا کہ جب آپ کے علم میں آیا کہ شائد لوگ آپ کو احمدی کہنے لگ پڑے ہیں تو آپ نے مولانا انوری صاحب کو تنبیہ کرتے ہوئے لکھا کہ ’’انوری صاحب! میں نہیں چاہتا کہ آپ میرے بارے میں کسی خوش فہمی یا غلط فہمی میں مبتلا ہوں۔ میں ایک رومن کیتھولک فیملی سے تعلق رکھتا ہوں جو مذہبی اعتبار سے کوئی متبادل صورت تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ نہ ہی میرے خانگی اور پیشہ ورانہ حالات اس کی اجازت دیتے ہیں بس مجھے اپنا دوست سمجھئے یا خادم مگر اس سے زیادہ نہیں‘‘ راسخ العقیدہ ہونے کے باوجود آپ کی طبیعت میں تعصب نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ قرآن کریم کی اعجازی تعلیم نے آہستہ آہستہ دل میں گھر کرنا شروع کر دیا اور دین فطرت کی حقیقت آپ پر عیاں ہونے لگی۔ دل نماز روزہ کی طرف مائل ہوا لیکن گھریلو ماحول اور گردونواح میں عیسائیت کا زور تھا۔ تاہم بیتابیٔ دل سے مجبور ہو کر خفیہ طور پر نماز پڑھنے کی مشق کرتے رہے۔ 1967ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث پہلی بار یورپ کے دورہ پر فرینکفرٹ تشریف لائے تو آپ نے حضور اقدس سے ملاقات کی۔ حضور کی نگاہ شفقت نے آپ کو اپنا گرویدہ بنالیا آپ دل و جان سے حضور اقدس پر قربان ہو ہو جا رہے تھے۔ فرط محبت سے آنسو تھمتے نہیں تھے بعد میں اظہار کیا کہ میں کبھی نہیں رویا لیکن آج میرے آنسو رو کے نہیں رکتے تھے۔ یہ اعجاز اس فرمان کی صداقت کا تھا جسے حضرت مسیح موعود نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ ’’خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا‘‘۔

مکرم کیوسی صاحب اپنی دلی کیفیات کا اظہار کچھ اس طرح سے کرتے ہیں کہ۔ ’’مجھے یاد ہے کہ جب 23 دسمبر 1967ء کو مکرم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب پاکستان کے لئے روانہ ہوئے تو انہوں نے مجھے بڑے محبت بھرے انداز میں یہ مشورہ دیا تھا کہ میں اس مسئلہ (قبولیت احمدیت) کے بارہ میں قبل از وقت کوئی رائے قائم کئے بغیر اچھی طرح غور کروں تا انجام کار کسی واضح نتیجہ پر پہنچ سکوں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آخر مجھے اس مسئلہ عظیمہ کے بارہ میں وہ ضروری انشراح صدر اور اطمینان قلب حاصل ہو گیا جس کی مجھے تلاش تھی۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ان تمام تحریرات سے جو میرے مطالعہ میں آئیں مجھ پر حقیقت عیاں ہو گئی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریرات کے غیر مبہم اور منجھے ہوئے الفاظ مجھے انہی قرآنی بیانات کی تصدیق و توثیق کرتے ہوئے نظر آئے جن پر اب مجھے کافی عبور حاصل ہو چکا تھا۔ اس کلام نے میرے اندر اس یقین کی شمع بھی روشن کی ہے کہ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے جو اپنے بندوں سے اب بھی اسی طرح ہمکلام ہوتا ہے جیسے پہلے ہوتا تھا اور قیامت تک ہوتا رہے گا۔ خود ایسے شواہد بھی موجود تھے جن کی روشنی میں میرے لئے یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہ رہا کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا کلام محض فلسفیانہ یا معروف قسم کے مفروضوں پر مبنی نہیں بلکہ واقعہ میں خدا تعالیٰ کے چشمہ اصفٰی سے نکلا ہوا قوی الاثر اور شیریں بیان ہے۔

میں نے آخر کار اپنی زندگی کے اس گوہر مقصود کو جو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے پر مبنی ہے پا لیا۔ ہاں وہی مقصد حقیقی جس کی مجھے اپنی پچاس سالہ زندگی کے دوران مسلسل ضرورت اور تلاش رہی۔ میں نے اپنا بیعت فارم اس وقت کے فرینکفرٹ بیت الذکر کے امام مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب کے سامنے رکھا۔ یہ ایک اقرار نامہ تھا جو ایک عرصہ سے میرے دل میں قرار پا چکا تھا اب اسے صرف ایک رسمی شکل دینے کی ضرورت باقی تھی۔ یہ جولائی 1969ء کی بات ہے۔ وہ سویرا طلوع ہوا اور وہ گھڑی بھی آن پہنچی جب برملا اس امر کا اعلان کیا کہ میں اب آغوش احمدیت میں آچکا ہوں۔ سبحان اللہ، کس شان کا ہے یہ فرمان کہ ’’ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی‘‘۔

حضرت مسیح موعود اپنا ایک کشف بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں ’’اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لندن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے (دین) کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں بلکہ میری تحریریں اُن لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے‘‘۔

کیوسی صاحب امام آخرالزمان کے اس کشف کے مصداق ٹھہرے۔ آپ قادیان سے ہوتے ہوئے خلیفہ وقت کی قدم بوسی کے لئے ربوہ بھی تشریف لے گئے۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی موجودگی میں حاضرین سے خطاب کی سعادت حاصل کی۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے پیروکاروں سے اس قسم کی توقعات وابستہ کی ہیں کہ۔

’’تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ نیک عمل دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو‘‘۔

کیوسی صاحب نے اپنے نیک اعمال کو کمال تک پہنچانے کے لئے 1972ء میں عاشقانہ عبادت حج کی بھی توفیق پائی اور اس عشق کے ساتھ اس عبادت کو بجا لائے کہ وہاں آپ کا لمحہ لمحہ سجدت لك روحی وجنانی کا منظر پیش کرتا رہا۔ ظاہری قربانی کے ساتھ ساتھ اپنی نفسانی خواہشات پر بھی چھری پھیرتے ہوئے اس نیک عمل کو کمال تک پہنچا دیا اور اس کی ساری داستان جرمن زبان میں ایک کتاب کی صورت میں شائع کی۔ اس دلربا کتاب کا نام Das Haus in Mekka ہے جس کا اردو ترجمہ مکرم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب سابق مربی جرمنی نے میراج بیت اللہ کے نام سے کیا ہے۔

آپ کے دل کی کیفیت کا اندازہ کریں آپ فرماتے ہیں کہ آج بھی میرے دل میں اپنے عیسائی بھائیوں یا چرچ کے خلاف کسی قسم کی کدورت یا نفرت نہیں۔ تبدیلی مذہب کا فیصلہ پورے یقین اور اطمینان کے ساتھ اپنی بھلائی کے لئے کر رہا ہوں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔

مولائے مہربان نے اس مبارک وجود کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے والی مبارک زندگی عطا فرمانے کے بعد مورخہ 8 جون 1973ء کو اپنے پاس بلا لیا۔

نوٹ۔ آپ کی کتاب Das Haus in Mekka اردو ترجمہ از مکرم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب جو میری اس حقیر کاوش کے بیشتر حصہ کا سرمایہ مضمون ٹھہرا۔

مکرم زکریا ورک صاحب کینیڈا

سائنسدانوں کی ناقابل یقین دھوکے بازیاں

بطلیموس

بڑے بڑے ممتاز سائنسدان دھوکے بازی سے باز نہیں رہے۔ ایک ہزار پانچ سو سال تک مغربی دنیا بطلیموس (Ptolemy d168) کے نظام ہیئت کو مقدس جان کر اس پر یقین کرتی رہی۔ اس نظام ہیئت میں زمین کائنات کا مرکز تھی۔ اپنی تھیوریز کو اس نے جس طرح تجربات کے ذریعہ ثابت کیا اس کے لئے اس پر تعریف وتوصیف کے ڈونگرے برسائے جاتے رہے۔ کوپرنیکس کے نظام ہیئت نے اس کے نظام کائنات کو غلط ثابت کر دیا اس کے باوجود سکالرز اس کی قدر بحیثیت عظیم المرتبت سائنسدان کرتے رہے۔ مگر بیسویں صدی میں ہیئت دانوں نے اس کے نتائج کو شک کی نگاہ سے دیکھنا شروع کیا۔ کیونکہ یہ نتائج اتنے اعلیٰ تھے کہ ان کی سچائی پر شک ہوتا تھا۔ مزید تحقیق پر پتہ چلا کہ جن تجربات کا اس نے دعویٰ کیا تھا، ان کا کئے جانا محال تھا۔ جب اس کے نتائج کو مکمل طور پر جانچا گیا تو معلوم ہوا کہ اگر یہ مشاہدات بحیرہ روم کے جزیرہ رھوڈ سے کئے جاتے تو ان کا ہونا ممکن تھا جبکہ بطلیموس اسکندریہ میں رہتا تھا۔ بطلیموس سے چند صدیاں قبل یونانی سائنسدان ہپارکس نے یہی مشاہدات جزیرہ رھوڈ میں کئے تھے۔ بجائے اس کے کہ بطلیموس باہر جاتا اور مشاہدات خود کرتا اس نے اسکندریہ کی مشہور لائبریری کے اندر بیٹھ کر ہپارکس کے نتائج کو نقل کر کے ان کے اپنے ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

گلیلیو

بطلیموس ہی ایسا کا سالوجسٹ نہیں تھا جس نے دھوکہ بازی کی تھی۔ گلیلیو (Galileo 1642) کے بارے میں اب پتہ چلا ہے کہ اس نے بہت سارے تجربات نہیں کئے تھے جو کشش ثقل کی تحقیقات کے دوران اس کے بقول کئے گئے تھے۔ ان تجربات کے لئے اس نے جو خام مواد استعمال کیا تھا اگر اس نے واقعی وہی استعمال کیا ہوتا تو تجربات ہرگز کامیاب نہ ہوتے۔ اس کے بہت سارے ہم عصر سائنسدانوں نے اس کے مزعومہ تجربات کو دوبارہ اپنے طور پر کرنا چاہا تو وہ کامیاب نہ ہوئے۔

جان ڈالٹن

جان ڈالٹن (Dalton 1844) کی شہرت اس وجہ سے ہے کہ اس نے مادہ کی اٹامک تھیوری پیش کی تھی۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے تھیوری کی سپورٹ کے لئے تجرباتی ڈیٹا میں ادل بدل کیا تھا۔

آئزک نیوٹن

آئزک نیوٹن نے اپنی شہرہ آفاق کتاب پرنسپیا میں میتھ میٹکس (حساب) میں گڑبڑ کی تھی تاکہ قانون ثقل کی تھیوری کے لئے قائل کرنے والا کیس بنایا جاسکے۔

مارکوپولو

مارکوپولو (Marco Polo 1342) کی کتاب جو اس نے مزعومہ طور پر چین کے سفر کے بعد لکھی تھی یعنی ڈسکرپشن آف دی ورلڈ (1298ء) وہ شاید کسی بھوت نے لکھی تھی۔ کتاب میں کہیں بھی چینی قوم کے پاؤں کو باندھنے، چاپ سٹکس یا دیوار چین کا ذکر نہیں ہے۔ ہاں اس نے چند ایک چینی اختراعات وایجادات کا ذکر کیا جس کا یورپین اقوام کو علم نہ تھا۔ جیسے پیپر منی اور کوئلے کا جلایا جانا۔ ممکن ہے اس کو ان باتوں کا علم ان تاجروں کے ذریعہ ہوا ہو جن سے اس کے خاندان کے افراد بزنس کرتے تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا گھوسٹ رائٹر Rustichello da Pisa ہو جس کو مارکو نے گے نووا Genoa میں قید کے دوران املا کروائی تھی۔ یا پھر اس نے اصلیت سے مشابہت پیدا کرنے کے لئے مواد میں خود ہی اضافہ کر دیا ہو۔

ارنسٹ ہائیزک

جرمن عضویات دان ارنسٹ ہائیزک ہیکل (Haeckel 1919) متروک شدہ بائیو جینیٹک لاء کی وجہ سے مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس قانون نے ڈارون کی ارتقائی سائنسی سوچ میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ ڈارون نے کتاب اوریجن آف سپیسیز (1859) میں اس قانون کا بالکل ارادتاً ذکر نہ کیا البتہ ہیکل کے vertebrae physiology میں اہم سائنسی کام کا ذکر کیا تھا۔ برطانیہ کے ماہر جینیات مائیکل رچرڈسن نے 1990 کی وسط دہائی میں دیکھا کہ ایک ڈایاگرام میں ہیکل نے ڈیویلپنگ ایمبریو developing embryo کی اشکال میں کافی حد تک تبدیلی کی تھی تاکہ اس کے بائیو جینیٹک لاء کو صحیح ثابت کیا جاسکے۔

لوئیس پاسچر

لوئیس پاسچر (Pasteur 1895) نے دو موقعوں پر دھوکے بازی کی تھی۔ ایک تو 1881ء میں بھیڑوں کے انتھرکس کے خلاف ٹیکہ اور دوسرے 1885ء میں انسانوں کے باؤلے کتے کے کاٹنے کے جنون کے لئے ٹیکہ۔ بھیڑوں کے لئے ٹیکے کے متعلق اس نے کہا کہ ٹیکہ اس نے خود بنایا تھا جبکہ حقیقت یہ تھی کہ اس کے معاون شریک کار چارلس چیمبر لینڈ (1908) نے ٹیکے کا طریق کار وضع کیا تھا۔ دوسرے واقعے میں دھوکے بازی یہ تھی کہ اس نے دعویٰ کیا تھا کہ اس نے کتوں پر تجربات کئے تھے۔ جس شخص کو باؤلے کتے کی کاٹ سے بچاؤ کا ٹیکہ لگایا گیا تھا وہ جوزف مائسٹر Meister تھا جو خوش قسمتی سے بچ گیا حالانکہ کتوں پر تجربات نہیں کئے گئے تھے۔ ٹیکے کے بغیر مائسٹر نے مرتو جانا ہی تھا مگر لوئیس پاسچر دراصل ٹیکہ لگا کر رسک لے رہا تھا۔ بچ گیا تو شہرت ورنہ مرنا تو اس نے ہے ہی۔ دونوں صورتوں میں دھوکے بازی کا مقصد یہ تھا کہ پاسچر خود کو ماسٹر سائنٹسٹ ثابت کر سکے۔

وھیٹ سٹون

سر چارلس وھیٹ سٹون (Sir Charles Wheatstone 1875) کی شہرت بجلی میں تجربات اور ٹیلی گرافی کی بناء پر ہے نیز اس کا نام وھیٹ سٹون برج کی وجہ سے بھی زبان زد عام ہے۔ اس کا پس منظر یوں ہے کہ سکاٹش موجد الیگزینڈر بین کا دماغ زرخیز ترین تھا جس نے نئی ایجاد شدہ بجلی کی فیلڈ میں نت نئے اضافے کئے۔ جیسے اس نے الیکٹرک کلاک بنائی، ٹیلی گراف سسٹم، ریلوے سیفٹی سسٹم، دور سے گھڑیوں کے اوقات ایک جیسے کرنا، الیکٹرک کیبلز کو انسولیٹ کرنا وغیرہ۔ رسالہ میکنکس میگزین کے مدیر نے اس کا تعارف وھیٹ سٹون سے کروایا۔ بین (Bain) 1840ء میں لندن آیا اور وھیٹ سٹون سے ملاقات کے دوران اپنی ایجادات دکھائیں بشمول الیکٹرک کلاک کے۔ بوڑھا سائنسدان ان ایجادات سے متاثر نہ ہوا، اس کے نزدیک ان کی وقعت کھلونوں سے زیادہ نہیں تھی۔ بین نے اس کی باتوں کو زیادہ اہمیت نہ دی اور پیٹنٹ کے لئے اپلائی کر دیا۔ کچھ مہینوں بعد وھیٹ سٹون نے رائل سوسائٹی کو الیکٹرک کلاک دکھائی جو اس نے ایجاد کی تھی۔ اس کے بعد وھیٹ سٹون نے بین کے دیگر پیٹنٹ کے خلاف درخواست دی جو مسترد کر دی گئی۔ اب اس نے الیکٹرک ٹیلی گراف کمپنی قائم کر لی اور بین کی بہت ساری ایجادات کا استعمال شروع کر دیا۔ اس نے حکومت سے انوسٹمنٹ کے لئے درخواست دی تو ہاؤس آف لارڈز نے انکوائری شروع کر دی جس میں بین بطور گواہ کے پیش ہوا۔ وھیٹ سٹون کی چوری پکڑی گئی اور کمپنی کو مجبور کیا گیا کہ وہ بین کو رقم ادا کرے۔ امریکہ میں بین کی ایجادات کی بڑے پیمانے پر چوری کی گئی اور لوگ دولت مند ہو گئے۔

ایڈورڈ جینر

برطانوی فزیشن اور سائنسدان ایڈورڈ جینر (Edward Jenner 1823) کو چیچک کے ٹیکے کا رہبر اور امیونالوجی کا جد امجد کہا جاتا ہے۔ تاریخ میں یہ بات محفوظ ہے کہ جینر کو احساس ہوا کہ چیچک سے بچاؤ اور دفاع گائے کو لگنے والی بیماری کاؤپاکس کا ٹیکہ لگانے سے ممکن ہوسکتا ہے۔ مئی 1796ء میں اس نے اپنے مالی کے آٹھ سالہ بیٹے جیمز فپس Phipps کو دونوں بازوؤں میں کاؤپاکس کا ٹیکہ لگایا اور کچھ ہفتوں بعد چیچک کا۔ جینر نے دعویٰ کیا کہ فپس میں کاؤپاکس کے ٹیکے سے قوت مدافعت پیدا ہوگئی ہے اور وہ مزید بیماریوں سے مامون ہو گیا ہے۔ جینر کو معلوم تھا کہ بچہ مر بھی سکتا ہے۔ اس کو یہ بھی معلوم تھا کہ بیس سال قبل 1774ء میں ڈورسٹ کے کسان بنجمن جیسٹی (Jesty 1816) نے مایوس ہو کر اپنی بیوی اور دو بچوں کو بھی کاؤپاکس کا ٹیکہ لگایا تھا کیونکہ اس وقت چیچک کی مہلک وباء کاؤنٹی میں پھیلی ہوئی تھی۔ جینر نے بنجمن کے ٹیکہ لگانے کا انکشاف کھل کر نہ کیا، حالانکہ 1802ء میں پارلیمنٹ کی طرف سے اس کو انعام دیا گیا۔ نہ ہی اس کا اظہار اس کے ہم عصر ڈاکٹروں نے کیا۔

الیگزنڈر فلیمنگ

الیگزنڈر فلیمنگ (Fleming 1955) نے پنی سیلین دریافت کی جس سے اینٹی بائیوٹکس بنانے کا آغاز ہوا۔ اس کے نتیجہ میں دنیا میں لاکھوں افراد لقمہ اجل بننے سے بچ گئے۔ فلیمنگ نے یہ دریافت 1928ء لندن میں حادثاتی طور پر کی تھی جب کلچر ڈش اتفاقاً آلودہ ہو گئی تھی۔ اس نے اس دریافت کو نام بھی دیا اور بیکٹیریا مارنے والے کے طور پر چند تجربات بھی کئے تھے، مگر جلد ہی اس نے دلچسپی چھوڑ دی اور دیگر کاموں میں مصروف ہو گیا۔ پنی سیلین کا ایک نمونہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے پیتھالوجی ڈیپارٹمنٹ کو تجربہ میں استعمال کے لئے بھیجا گیا مگر اس تجربہ کے لئے یہ بے سود ثابت ہوئی۔ مگر اس نمونہ کو ضائع نہیں کیا گیا شاید آئندہ کسی جگہ کام آجائے۔ پروفیسر ہاورڈ فلوری Florey 1968ء نے ڈیپارٹمنٹ کا چارج لیا، اس کو بھی پنی سیلین کا علم تھا مگر اس کے نزدیک بھی اس کی کوئی میڈیکل پوٹینشل نہیں تھی۔ مگر جرمنی سے آئے رفیوجی بائیوکیمسٹ ارنسٹ چین (Ernst Chain) اس کے بارے میں جان کر بہت متجسس ہوا جب اس نے فلیمنگ کی دریافت اور تجربات کے متعلق ریفرنس پڑھا۔ فلیمنگ کے خیال میں پنی سیلین بیکٹیریا کو مارتی تھی مگر کچھ عرصہ کے لئے۔ نیز یہ کہ unstable تھی۔ چین نے محنت کر کے اس کا stable version بنا لیا اور یوں اینٹی بائیوٹکس کے دور کا آغاز ہوا۔ یہ خبر ملنے پر فلیمنگ کو اپنی زبردست دریافت کی اہمیت کا احساس ہوا۔ یہ دریافت لندن کے سینٹ میری ہاسپٹل میں کی گئی تھی جہاں وہ کام کرتا تھا۔ اخبارات کے رئیس التجار لارڈ بیوربروک (Beaverbrook 1964) نے سوچا کہ اینٹی بائیوٹک انقلاب سے سینٹ میری ہاسپٹل کا تعلق ہونا فائدہ مند ہوگا اس لئے اس نے اس ایجاد کا تمام کریڈٹ فلیمنگ کو دے دیا۔ فلیمنگ کو بھی یہ بھلا لگا اور اس نے فلوری Florey اور چین

Chain کی کنٹری بیوشن کوتسلیم نہ کیا۔ فلوری کو یہ بات بالکل نہ بھائی اور اس نے رائیل سوسائٹی اور میڈیکل ریسرچ کونسل میں شکایت درج کرادی۔ دونوں مذکورہ اداروں نے فلیمنگ کے اس فراڈ کا انکشاف ان کے اپنے مفادات کے خلاف جانا۔ تاہم 1945ء کا میڈیسن کا نوبیل انعام چین، فلوری اور فلیمنگ کو دیا گیا۔ اتفاقی دریافت تو کوئی بھی کرسکتا ہے مگر اس کی اہمیت کو جاننا اور زندگیاں بچانے میں مددگار ثابت کرنا اصل بات ہے۔

اینتھونی ہوئش

نوبیل انعام کی تاریخ میں ایسا بھی ہوا ہے کہ انعام ایک سائنسدان کو دیا گیا جبکہ اصل کام کسی اور سائنسدان نے کیا تھا۔ اس کی واضح مثال برطانوی اسٹرانومر اینتھونی ہوئش (Anthony Hewish b.1924) ہے جس کو فزکس کا 1974ء کا انعام دیا گیا کیونکہ اس نے پلسارز Pulsars کے متعلق ٹھوس تحقیق کی اور ان کو دریافت کیا تھا۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ نیوٹران سٹارز یعنی پلسارز اس کی گریجوایٹ خاتون طالبعلم جوائسلین بیل (Jocelyn Bell b.1943) نے دریافت کئے تھے۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ ہوئش نے اس کی تحقیق کو سپروائز کیا، اس کو گائیڈ کیا تھا، نیز حاصل ہونے والے نتائج کی تعبیر میں بھی بڑا کردار ادا کیا تھا۔ اس لئے اس کو نوبیل انعام کا حقدار قرار دینا مناسب تھا مگر اس کے ساتھ بیل کو انعام دیا جانا چاہئے تھا۔

رابرٹ ملیکن

پروفیسر اور شاگرد کے ایک اور واقعہ امریکی سائنسدان رابرٹ ملیکن (Millikan 1953) سے تعلق رکھتا ہے جس کو 1923ء میں الیکٹران کا الیکٹرک چارج معلوم کرنے پر نوبیل انعام دیا گیا تھا۔ کیمبرج یونیورسٹی میں اس کے لئے ایک تجربہ تیار کیا گیا تھا جس میں پانی کے قطرے استعمال کئے گئے تھے لیکن اس کے خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہوئے تھے کیونکہ قطرے فوراً بخارات بن کر ختم ہو جاتے تھے۔ اس دوران 1909ء میں ملیکن کی ٹیم شکاگو میں لیبارٹری تجربہ کو ریفائن کر کے اچھے نتائج کی امیدوار تھی۔ کئی ماہ کی ناامیدی کے بعد یہاں حسن اتفاق سے ایک گریجوایٹ طالب علم ہاروی فلیچر آ گیا (Fletcher 1981)۔ اس نے تجربہ میں پانی کے قطروں کی بجائے تیل کے قطرے استعمال کئے اور تجربہ نہایت خوبصورتی کے ساتھ کامیاب رہا۔ اس کے بعد پروفیسر اور شاگرد باہمی تعاون سے کام کرتے رہے، دونوں نے ایک مقالہ تیار کیا جو 1910ء میں شائع ہوا تھا۔ تاہم ملیکن نے فلیچر سے کہا کہ یونیورسٹی پروٹوکول کے مطابق مقالہ پر صرف اس کا نام ہوگا۔ اس مقالہ کی وجہ سے اس کو نوبیل انعام سے نوازا گیا تھا۔ فلیچر کی فراخدلی دیکھئے وہ تمام عمر اس معاملے کے متعلق حرف شکایت زبان پر نہ لایا۔

ایڈورڈ ایڈنگٹن

ایسٹروفزکس کے بانی مبانی سر ایڈورڈ ایڈنگٹن (Sir E. Eddington 1944) نے جس طریق سے نوجوان ہندوستانی طبیعات دان سبرامنیم چندرا شیکھر (Chandrasekhar 1995) کے ساتھ ذلت آمیز سلوک کیا، وہ بھی ایک المیہ ہے۔ 1935ء میں چندرا نے، ایڈنگٹن کے ماتحت کام کرنے کے دوران ایک پیپر پیش کیا کہ وہ ستارے جو سورج سے 1.4 times بڑے ہوتے ہیں وہ اپنی زندگی کے آخر پر خود ہی منہدم یا ڈھیر ہو جاتے ہیں۔ یہ پہلا موقعہ تھا جس سے انکشاف ہوا کہ بلیک ہولز پائے جاتے ہیں۔ چندرا کو یہ معلوم نہیں تھا کہ چند سالوں سے ایڈنگٹن گرینڈ یونیورسل تھیوری پر کام کر رہا تھا جو بالکل بیکار ہو جاتی اگر یہ ثابت ہو جاتا کہ واقعی ستارے collapse منہدم ہو جاتے ہیں۔ جس اجلاس میں چندرا نے اپنا مقالہ پیش کیا وہاں ایڈنگٹن نے خوب بدتمیزی کی کیونکہ اس کو معلوم تھا کہ وہاں موجود لوگوں میں سے کوئی اس کو چیلنج کرنے کی ہمت نہیں کرے گا۔ خوش قسمتی سے چندرا نے اس چیلنج کو قبول کیا اور اگلے کئی سالوں تک اپنی کیلکولیشنز کے صحیح ہونے پر اصرار کرتا رہا۔ اس کی کیلکولیشنز کی فزکس کے قد آور سائنسدانوں نیلز بوھر، پال ڈائراک نے تصدیق کی تھی۔ اس سارے عرصہ میں ایڈنگٹن ہر موقعہ پر ہر اجلاس میں چندرا کے ساتھ ذلت آمیز سلوک کرتا رہا اور اس کے میتھ میٹکس کو نا اہل قرار دیتا رہا اور طرفہ یہ کہ اپنی تھیوری کو ثابت کرنے کے لئے ہر قسم کی دھوکے بازی کرتا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چندرا کی ستاروں کے متعلق پیش گوئی کہ یہ خود بخود ڈھیر ہو جاتے ہیں چالیس سال تک پردہ اخفاء میں پڑی رہی۔ تاہم 1983ء میں اس کو اس قابل تعریف سائنسی کام کے لئے نوبیل انعام سے نوازا گیا۔ چالیس سال تک اسٹروفزکس بلیک ہولز کو تسلیم کرنے سے محروم رہی صرف ایڈنگٹن کی ہٹ دھرمی اور سائنسی کمیونٹی کی خاموشی اور چاپلوسیوں کی وجہ سے۔

واکس مین

فزیالوجی یا میڈیسن کا 1952ء کا نوبیل انعام برطانوی بائیوکیمسٹ سلمان واکس مین (Selman Waksman 1973) کو دیا گیا تھا کیونکہ اس نے اینٹی بائیوٹک دوائی سٹرپٹو مائی سین streptomycin دریافت کی تھی۔ اس اینٹی بائیوٹک کی وجہ سے تپ دق کا قابل تشفی علاج ملا تھا۔ یہ دریافت دراصل اس کے ڈاکٹریٹ کے طالبعلم البرٹ شاٹز (Albert Schatz 2005) نے واکس مین کی زیرنگرانی میں کی تھی۔ اس کے بعد دونوں نے اس اینٹی بائیوٹک پر مزید تحقیق کی اور شائع ہونے والے سائنسی مقالے پر دونوں کے نام بطور مصنف درج تھے۔ اس کے باوجود نوبیل انعام صرف واکس مین کو دیا گیا۔ اب اس نے دوائی کا پیٹنٹ اپنے نام درج کروا لیا اور دوا ساز کمپنیوں سے رائیلٹی لینا شروع کر دی۔ یہ رائیلٹیز اس قدر تھیں کہ اس نے امریکہ کی رٹگر یونیورسٹی میں واکسمین انسٹی ٹیوٹ آف مائیکروبیالوجی قائم کر دیا۔ یہ معلوم ہونے پر شاٹز کو احساس ہوا کہ رائیلٹی میں اس کا بھی حصہ ہونا چاہئے اور اس کے ساتھ ہی مقدمہ دائر کر دیا۔ یہ دریافت دونوں نے کی تھی اس لئے دونوں کا اس میں حصہ ہونا چاہئے تھا۔ سائنسی کمیونٹی اس بات پر سراسیمہ ہوگئی کہ شاگرد نے پروفیسر پر مقدمہ کر دیا ہے۔ تعلیمی اور ریسرچ اداروں کے دروازے شاٹز پر بند کر دئے گئے، جبکہ وہ ساؤتھ امریکہ ہجرت کر جانے پر مجبور ہوگیا۔

سمرلن

امریکی ولیم سمرلن (Summerlin) کی دھوکے بازی کی کہانی بھی مضحکہ خیز ہے۔ 1970ء کی شروع دہائی میں یہ سائنسدان یونیورسٹی آف منی سوٹا، پاؤلو آلٹو ہاسپٹل اور نیویارک کے سلون انسٹیٹیوٹ میں برسر روزگار تھا۔ اس کی تحقیق کی فیلڈ ڈرماٹالوجی تھی خاص طور پر کھال کی پیوند (skin grafting)۔ ٹرانس پلانٹیشن اور گرافٹنگ میں وصول کرنے والے مریض کا امیون سسٹم گرافٹڈ ٹیشو کو مسترد کر دیتا ہے۔ سمرلن اس موضوع پر کام کر رہا تھا جس کے لئے اس نے سیاہ اور سفید چوہے بطور معطی اور میزبان چن لئے۔ تا پیوند کی ہوئی کھال نمایاں طور پر نظر آ جائے۔ اس میں وہ صریح دھوکہ بازی کر رہا تھا جس کا کھوج اس کے نائب جیمز مارٹن نے لگایا۔ مارٹن نے سیاہ ٹرانس پلانٹ میں عجیب چیز دیکھی جو سفید چوہے نے وصول کیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ یہ کھال کی ٹرانس پلانٹ نہیں تھی بلکہ اس کو سیاہ رنگ کے قلم felt-tipped pen سے بنایا گیا تھا۔ اس کے بعد جو تحقیقات ہوئیں اس کے مطابق سمرلن کا ٹرانس پلانٹیشن کا تمام کیرئیر مشکوک نتائج سے بھرپور تھا۔ سائنس میں فراڈ اور دھوکے بازی کی یہ بدترین مثال تھی۔

اندریز جندریزکو

پولینڈ کے کیمیکل انجنیئر پروفیسر اندریز جندریزکو (Andrzej Jendryczko) کے ادبی سرقہ کی داستان 1997ء میں آشکار ہوئی تھی۔ اس کا طریقہ واردات یہ تھا کہ وہ یورپ اور امریکہ کے سائنسی جرنلز سے انگلش مضامین لے کر ان کو پولش میں ترجمہ کر کے اپنے نام سے شائع کر دیتا تھا۔ پولینڈ سے باہر بہت کم لوگ پولش کے جرنلز کا مطالعہ کرتے تھے اس لئے اس نے سوچا یہ طریقہ کار محفوظ ہوگا۔ کہتے ہیں کہ ایک سو سے زیادہ سرقہ شدہ سائنسی مضامین چالیس سال کے عرصہ میں اس کے نام سے شائع ہوئے۔ بعض مضامین میں شریک مصنفین کے نام ان کی اجازت اور علم کے بغیر بھی شامل کر دئے گئے۔ کچھ عرصہ کے لئے اس نے سیلسیا میڈکل یونیورسٹی U of Silesia میں کام کیا تھا۔ جونہی یونیورسٹی کی انتظامیہ کو اس کے سائنسی فراڈ کا علم ہوا، انہوں نے اس فراڈ کو فاش کر دیا۔ انٹرنیشنل ڈیٹابیسز سے اس کے مقالے حذف کر دیئے گئے ہیں اور جرنلز نے اس کے مضامین منسوخ کر دیئے ہیں۔

ہوانگ ووسوک

ساؤتھ کوریا کا ریسرچر ہوانگ ووسوک (Huang Woo suk b.1953) سول Seoul نیشنل یونیورسٹی میں بائیوٹیکنالوجی پروفیسر تھا جس نے سٹیم سیل ریسرچ (steam cell research) کے متعلق سلسلہ وار مضامین لکھے جو معتبر جرنلز کے صفحات کی زینت بنے تھے۔ خاص طور پر دو آرٹیکلز جو رسالہ سائنس میں شائع ہوئے تھے۔ 2005ء تک اس کو اس فیلڈ میں ایکسپرٹ تسلیم کیا جاتا تھا۔ اس کا لقب پرائیڈ آف کوریا تھا۔ مئی 2006ء میں اس پر خیانت کا الزام لگایا گیا جب یہ پتہ چلا کہ اس کی سٹیم سیل ریسرچ جعلی تھی۔ سول نیشنل یونیورسٹی نے اس کو ملازمت سے برخواست کر دیا جبکہ حکومت نے اس کو کسی قسم کی سٹیم سیل ریسرچ کرنے سے پابندی لگا دی۔ ہوانگ کو سول ڈسٹرکٹ کورٹ نے 2009ء میں دو سال جیل کی سزا سنائی۔

وسوات جیت گپتا

چندی گڑھ کی پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر وسوات جیت گپتا کا فراڈ رسالہ نیچر میں 1989ء میں آسٹریلیا کے جیولوجسٹ جان ٹیلنٹ John Talent نے بے نقاب کیا تھا۔ قریب 25 سال سے ہمالیہ کی palaeontology and stratigraphy الجھن بنی ہوئی تھی کیونکہ کرہ ارض کے پرت میں دبے ہوئے زمانہ قدیم کے حیوانوں اور پودوں کے اجسام (فوسلز) ایسی جگہوں پر دریافت ہو رہے تھے جہاں ان کو نہیں ہونا چاہئے تھا۔ عہد قدیم کے فوسل اونچے سٹریٹا پر پائے جا رہے تھے بجائے جدید دور کے باوجود اس کے کوئی ارضیاتی انتشار یا توڑ پھوڑ نہیں ہوئی تھی۔ جان ٹیلنٹ نے پورے وثوق سے کہا کہ تمام کی تمام دریافت شدہ اشیاء ایک شخص گپتا نے رکھی تھیں جس نے ان کا ذکر 300 سے زیادہ مقالوں میں کیا تھا۔ مزید تحقیقات سے پتہ چلا کہ گپتا نے یہ فوسلز کشمیر اور بھوٹان کے درمیان خود رکھے تھے اور بعد میں خود ہی دریافت کر کے ان کا کریڈٹ لے لیتا تھا۔

(رسالہ سائنس نمبر 244، اپریل 1989ء صفحہ 277)

پاکستانی پروفیسر وقار احمد نے پانی سے کار چلانے کا اعلان کیا جو صاف جھوٹ نکلا۔

☆............☆............☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 123756 میں محمد عمر اشرف

ولد ملک اشرف احمد قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد عمر اشرف گواہ شد نمبر 1۔ سید مبارک احمد ولد سید مسعود احمد گواہ شد نمبر 2۔ ملک اشرف احمد ولد ملک مبارک احمد

مسل نمبر 123757 میں عدینۃ الہدیٰ

بنت ریحان احمد وڑائچ قوم...... پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عدینۃ الہدیٰ گواہ شد نمبر 1۔ قاضی عبدالرحمٰن ولد قاضی عبدالحمید گواہ شد نمبر 2۔ ریحان احمد ولد منظور احمد وڑائچ

مسل نمبر 123758 میں فائزہ مہک

بنت اکرام الٰہی قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) جیولری 2.5 تولہ 1 لاکھ 10 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ فائزہ مہک گواہ شد نمبر 1۔ اکرام الٰہی ولد غلام نبی گواہ شد نمبر 2۔ مجید الرحمٰن حمید ولد میاں نذیر احمد

مسل نمبر 123759 میں فیضان احمد علی

ولد ریحان احمد قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فیضان احمد علی گواہ شد نمبر 1۔ ایم کلیم اللہ خان گواہ شد نمبر 2۔ ریحان احمد ولد منظور احمد وڑائچ

مسل نمبر 123760 میں رضوان الحق

ولد شمس الحق قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن .... ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 15 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رضوان الحق گواہ شد نمبر 1۔ محمد دانیال ولد محمد اسحٰق گواہ شد نمبر 2۔ فرخ نواز خان ولد محمد نواز خان

مسل نمبر 123761 میں نصرت ادریس

زوجہ ادریس احمد قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عبدی پور ضلع و ملک پیدائشی احمدی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) جیولری 1/2 تولہ 23450 روپے (2) حق مہر 15 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 2800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ نصرت ادریس گواہ شد نمبر 1۔ ادریس احمد ولد غلام محمد گواہ شد نمبر 2۔ عمر مشتاق ولد مشتاق احمد

مسل نمبر 123762 میں عمر مشتاق

ولد مشتاق احمد قوم ڈوگر پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عبدی پوری ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم نومبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمر مشتاق گواہ شد نمبر 1۔ ادریس احمد ولد غلام محمد گواہ شد نمبر 2۔ محمد الیاس ولد بشیر احمد

مسل نمبر 123763 میں عمار مبشر

ولد قاضی مبشر احمد قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر ضلع و ملک جھنگ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمار مبشر گواہ شد نمبر 1۔ بشارت احمد ولد طارق پرویز گواہ شد نمبر 2۔ فیضان احمد ولد ریاض خان شیروانی

مسل نمبر 123764 میں فائزہ اسلم

بنت محمد اسلم قوم رحمانی پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قائم پور ورکاں ضلع و ملک گوجرانوالہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) گولڈ رنگ 15 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ فائزہ اسلم گواہ شد نمبر 1۔ عبدالکریم ولد اللہ دتہ گواہ شد نمبر 2۔ ابوبکر علی ولد محمد اسلم

مسل نمبر 123765 میں نتاشا مومن

بنت بشارت احمد قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی موسیٰ خان ضلع و ملک گوجرانوالہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ نتاشا مومن گواہ شد نمبر 1۔ بابر نوید ولد محمد اقبال گواہ شد نمبر 2۔ محمد ذکر اللہ ولد بشارت احمد

مسل نمبر 123766 میں تجیل احمد

ولد شکیل احمد قوم ملہی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگہار ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ تجیل احمد گواہ شد نمبر 1۔ نعیم اللہ ولد نعمت اللہ گواہ شد نمبر 2۔ تحسین احمد ولد عقیل احمد ملہی

مسل نمبر 123767 میں عمرانہ آصف

بنت آصف محمود شاہد قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلیم پور ضلع و ملک سیالکوٹ، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عمرانہ آصف گواہ شد نمبر 1۔ سفیر الاسلام ولد زاہد نصیر اختر گواہ شد نمبر 2۔ سیف اللہ ملک ولد ملک مرید حسین

مسل نمبر 123768 میں حمزہ عطاء

ولد عطاء الرحمٰن قوم جٹ پیشہ طالبعلم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 61 ر۔ب بیدیاں والا ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حمزہ عطاء گواہ شد نمبر 1۔ ماجد نصیر ولد نصیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ محمد احمد ولد غلام مرتضیٰ

مسل نمبر 123769 میں ذیشان احمد

ولد محمد عرفان قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 61 ر۔ب بیدیاں والا ضلع و ملک فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ذیشان احمد گواہ شد نمبر 1۔ ماجد نصیر ولد نصیر احمد گواہ شد نمبر 2 محمد احمد غلام مرتضیٰ

50واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ

منعقدہ 12، 13، 14۔ اگست 2016ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے Live پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا **50واں جلسہ سالانہ مورخہ 12، 13، 14۔ اگست 2016ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار** منعقد ہورہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت موقع پر خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

12۔ اگست بروز جمعۃ المبارک

5:00 pm	خطبہ جمعہ (Live)
8:25 pm	پرچم کشائی (لوائے احمدیت)
8:30 pm	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، فارسی نظم مع اردو ترجمہ، اردو نظم افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

13۔ اگست بروز ہفتہ

2:00 pm	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ اور اردو نظم
2:20 pm	انگریزی تقریر: شرائط بیعت کے عملی تقاضے۔ مقرر: مکرم بلال ایٹکنسن صاحب (ریجنل امیر نارتھ ایسٹ برطانیہ)
2:50 pm	اردو تقریر: حضرت مسیح موعود اور اتباع سنت نبوی ﷺ مقرر: مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ
3:20 pm	نظم
3:30 pm	اردو تقریر: خلافت احمدیہ کی جوبلی پر کیا جانے والا مقدس عہد اور ہمارا فرض مقرر: مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن۔ ربوہ
4:00 pm	تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ اور اردو نظم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب
7:00 pm	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
8:00 pm	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، اردو نظم۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوسرے روز کا خطاب

14۔ اگست بروز اتوار

2:00 pm	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، اردو نظم
2:20 pm	انگریزی تقریر: قرآن کریم پر تشدد کی تعلیم کے اعتراض کا جواب مقرر: مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب، صدر مجلس انصاراللہ، برطانیہ
2:50 pm	اردو تقریر: شہدائے احمدیت کی ایمان افروز داستانیں مقرر: مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان
3:20 pm	اردو نظم
3:30 pm	اردو تقریر: ہمارا خدا، زندہ خدا مقرر: مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نائب امیر یوکے و امام بیت الفضل لندن
4:00 pm	انگریزی تقریر: آنحضرت ﷺ کا غیر مسلموں سے حسن سلوک مقرر: مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ
5:00 pm	**تقریب عالمی بیعت**
7:00 pm	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
8:00 pm	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، عربی قصیدہ اردو ترجمہ اور اردو نظم، تعلیمی اعزازات کی تقسیم اور احمدیہ امن انعام کا اعلان، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نتائج مقابلہ مضمون نویسی

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کے تحت ششماہی اول 16-2015ء کے مضمون کا عنوان ’’برکات خلافت‘‘ تھا۔ جس پر پاکستان بھر سے 4 ہزار 117 مضامین موصول ہوئے۔ معیار کبیر اور معیار صغیر کا الگ الگ نتیجہ یہ رہا۔

معیار کبیر

اول: ثمر بلال ابن مکرم محمد افضل صاحب نسیم آباد فارم ضلع عمرکوٹ

دوم: تکریم احمد ابن مکرم شیراز احمد صاحب رچنا ٹاؤن لاہور

سوم: سدید احمد ابن مکرم نور احمد صاحب گگو منڈی ضلع وہاڑی

چہارم: شایان احمد ابن مکرم محمد لطیف احمد صاحب راجن پور شہر

پنجم: دانش احمد ابن مکرم محمد ارشد صاحب چک 45 مرڑھ ضلع ننکانہ صاحب

ششم: طلحہ بشارت ابن مکرم بشارت احمد صاحب مجلس مسرور گوجرانوالہ

ہفتم: مدثر احمد ابن مکرم محمود احمد صاحب سلطان پورہ لاہور

ہشتم: حنان احمد قریشی ولد مکرم خلیل احمد قریشی صاحب ناصر آباد غربی ربوہ

نہم: ولید احمد ابن مکرم ممتاز احمد صاحب رحمٰن کالونی ربوہ

دہم: معیز احمد ابن مکرم عامر مبشر صاحب سلطان پورہ لاہور

معیار صغیر

اول: محمد شہر لطیف ابن مکرم محمد کاشف صاحب ماڈل ٹاؤن کراچی

دوم: سکندر احمد ابن مکرم محمد اکبر صاحب نسیم آباد فارم ضلع عمرکوٹ

سوم: افنان احمد ابن مکرم محمد امجد صاحب نسیم آباد فارم ضلع عمرکوٹ

چہارم: شہزاد احمد ابن مکرم سفیر خالد صاحب راجن پور شہر ضلع راجن پور

پنجم: حامد احمد ابن مکرم محمد یونس مغل صاحب رچنا ٹاؤن لاہور

ششم: کاشان احمد ابن مکرم محمد اسلم طاہر صاحب مجاہد آباد ضلع ڈیرہ غازی خان

ہفتم: ندیم احمد اثمار ابن مکرم وسیم احمد بٹ صاحب ریونیو سوسائٹی لاہور

ہشتم: ولید احمد ابن مکرم تنویر احمد صاحب ماڈل کالونی کراچی

نہم: مسرور احمد بھٹہ ابن مکرم وحید احمد بھٹہ صاحب حافظ آباد شہر

دہم: عثمان احمد ابن مکرم شیخ ناصر احمد صاحب ملیر کالونی۔ کراچی

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

کامیابی

مکرم ہارون الرشید فرخ صاحب مربی سلسلہ منڈی بہاؤالدین شہر تحریر کرتے ہیں۔

محمد ظفراللہ گوندل صاحب واقف نو ابن مکرم سیف اللہ گوندل صاحب منڈی بہاؤالدین نے امسال میٹرک کے امتحانات میں فیڈرل بورڈ میں 1007/1050 نمبرز حاصل کئے اور تمام رینجرز پبلک سکولز میں پانچویں پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی موصوف کیلئے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

مکرمہ سیدہ نزہت امجد صاحبہ دارالعلوم جنوبی احد ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسارہ کی ہمشیرہ مکرمہ ناہید سلطان صاحبہ کا آپریشن کینیڈا میں ہوا ہے جو کامیاب رہا ہے۔ اسی طرح مکرم سلطان قریشی صاحب کا بھی گھٹنے کا آپریشن ہو چکا ہے۔ احباب جماعت سے دونوں کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ مزید پیچیدگیوں سے بچائے۔ آمین

مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب منتظم اصلاح و ارشاد مجلس انصاراللہ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم شہزاد اختر صاحب مقیم یوگنڈا شدید بیمار ہیں۔ اور ان کی اہلیہ مکرمہ راحت شہزاد صاحبہ بھی علیل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم افتخار احمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا بیٹا ابدال احمد عمر ساڑھے 4 سال ایک موذی مرض میں مبتلا ہے اور چلڈرن ہسپتال لاہور سے زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میرے بیٹے کو صحت والی لمبی زندگی دے اور خادم دین بنائے۔ آمین

ایم ٹی اے کے پروگرام

2۔اگست 2016ء

12:10 am صومالی سروس
12:40 am خلافت حقہ
1:30 am راہ ہدیٰ
3:00 am خطبہ جمعہ 10 ستمبر 2010ء
4:10 am سیرت النبی ﷺ
4:50 am عالمی خبریں
5:10 am تلاوت قرآن کریم
5:25 am درس حدیث
5:30 am الترتیل
6:00 am حضور انور کا دورہ مشرق بعید
6:35 am خلافت حقہ
7:10 am کڈز ٹائم
7:45 am خطبہ جمعہ 10 ستمبر 2010ء
8:45 am آؤ اردو سیکھیں
9:10 am منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:50 am لقاء العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس
11:35 am یسرنا القرآن
12:05 pm گلشن وقف نو
12:50 pm سفر حج
1:25 pm فوڈ فار تھاٹ
1:55 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ 29 جولائی 2016ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm تلاوت قرآن کریم
5:15 pm درس
5:35 pm یسرنا القرآن
6:05 pm فیتھ میٹرز
7:00 pm بنگلہ سروس
8:00 pm سپینش سروس
8:45 pm سفر حج
9:20 pm فوڈ فار تھاٹ
10:00 pm جلسہ سالانہ کی تاریخ
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:30 pm گلشن وقف نو

درخواست دعا

❁ مکرم عرفان احمد بٹ صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
میری والدہ مکرمہ ارشاد اختر صاحبہ زوجہ مکرم ماسٹر منصور احمد بٹ صاحب سابق صدر محلّہ دارالنصر وسطی ربوہ چند روز سے بعارضہ قلب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل ہیں۔سی سی یو میں وینٹی لیٹر پر ہیں۔احباب جماعت سے کامل شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

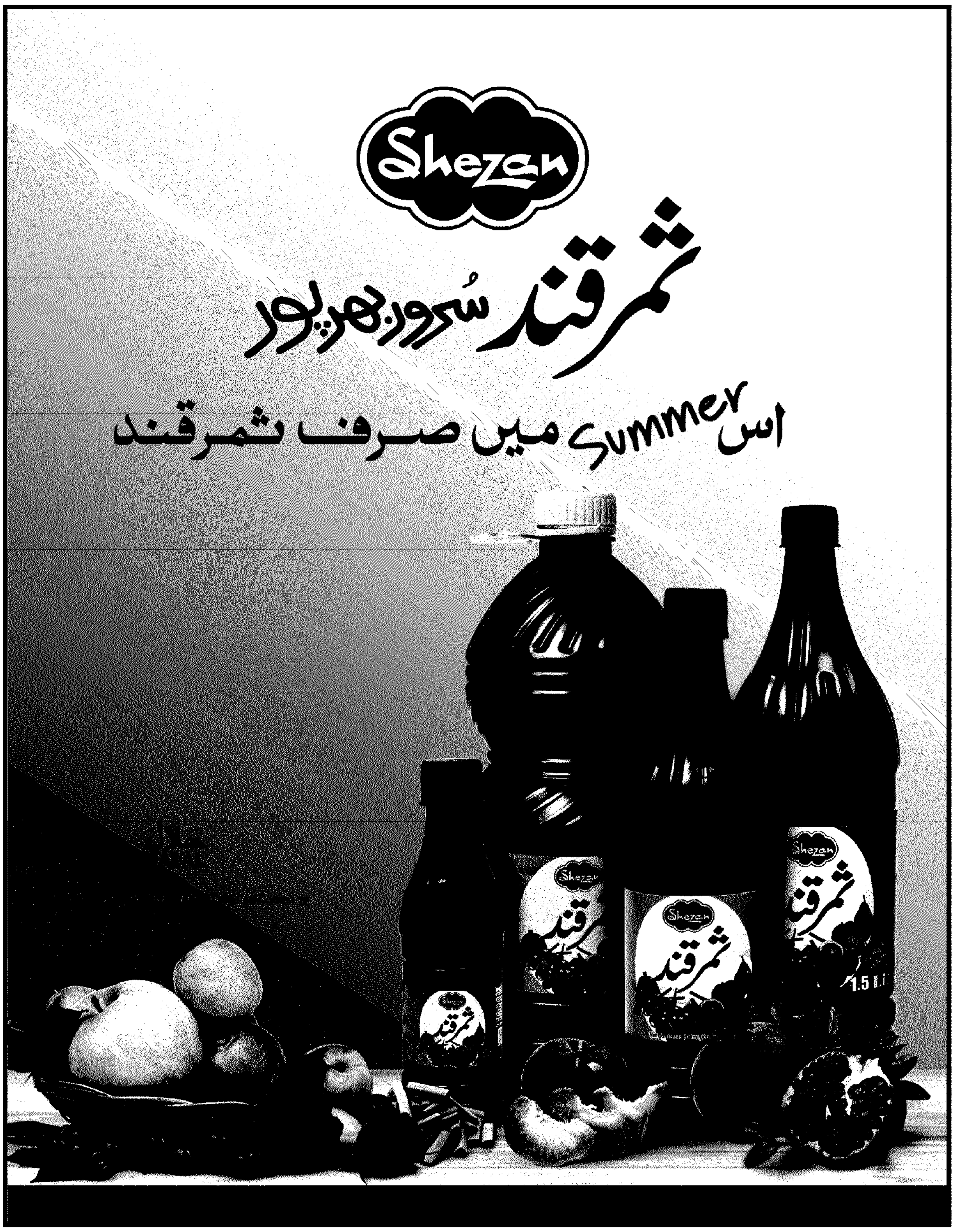

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 30 جولائی

طلوع فجر	3:49
طلوع آفتاب	5:20
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:09
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	36 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	28 سنٹی گریڈ

بارش کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

30 جولائی 2016ء

6:10 am حضور انور کا دورہ مشرق بعید
7:10 am خطبہ جمعہ 29 جولائی 2016ء
12:00 pm حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ یو کے 25 جولائی 2008ء
4:05 pm خطبہ جمعہ 29 جولائی 2016ء
6:00 pm انتخاب سخن Live
9:05 pm راہ ہدیٰ Live
11:25 pm حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ یو کے

سکائی نیٹ ورلڈ وائیڈ انٹرنیشنل
U.K، کینیڈا اور جرمنی کے پارسلوں کی ترسیل پر خصوصی پیکیجز
سکائی کی رسید ہی اس کا Tracking نمبر ہے۔
سکائی نیٹ آفس اقصیٰ چوک ربوہ
جاوید اقبال: 0334-6365127,0476215744

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا اسلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

FR-10